چین دوست نہیں!

وطن عزیز میں کمیونسٹ چین کے نفوذ کے تناظر میں

داعیان دین پاکستانیوں کو مخاطب تحریر

استاد اسامہ محمود

ادارۂ حطّین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چین دوست نہیں!

وطنِ عزیز میں کمیونسٹ چین کے نفوذ کے تناظر میں
داعیانِ دین پاکستانیوں کو مخاطب تحریر

استاد اسامہ محمود

ادارۂ حطّین

”واللہ ہم شام میں لڑیں یا یہاں (افغانستان میں)… فرض ادا ہو جاتا ہے، مگر کیا کریں اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا، مظالم کی واللہ انتہا ہو گئی، دین ممنوع ہے، مکمل ممنوع… جوانوں سے جیل بھر گئے… باپ کے سامنے بیٹیوں کی عزتیں لٹیں، کتنا صبر ہم کریں؟ واللہ، ترکستان میں ہماری یہ مائیں اور بہنیں ہمارا انتظار کرتی ہیں، مگر ہم… ہم یہاں ہیں… کب جائیں گے؟ کب انہیں بچائیں گے؟… ٹھیک ہے بارڈر مضبوط اور راستے مسدود ہیں، مگر اللہ کی قسم… راستہ پھر بھی مل جاتا ہے، اللہ مدد کرتا ہے، ”ہمیں بہر صورت ترکستان میں داخل ہونا ہے… آپ بتائیں، ہم کیا کریں؟“

یہ ۲۲، ۲۳ سالہ نوجوان مقبوضہ مشرقی ترکستان کے مہاجر مجاہد تھے، چینی مظالم سے تنگ آکر انہوں نے پہلے شام ہجرت کی، چار سال وہاں لڑے اور اب افغانستان میں امارت اسلامی کے تحت یہاں جہاد میں مشغول ہیں، ان کے چہرے پر ایک پاکیزہ نور، انداز میں ایمانی حرارت اور سینے میں چٹان جیسا عزم دکھائی دیتا تھا، حیا ان کے چہرے سے ٹپک رہی تھی، جھکی نگاہوں کے ساتھ ہمارے سامنے زمین پر بیٹھے مٹی میں لکیریں کھینچ رہے تھے، پھر اچانک انہوں نے ایک گہری آہ بھری اور مخاطب ہو کر اوپر کے یہ کلمات کہے، ہم نے انہیں بہترین موقع کے انتظار، اپنی جماعت کے ساتھ جڑے رہنے، امراء پر اعتماد اور راہ جہاد پر صبر و استقامت کی نصیحت کی، پھر سمجھاتے بجھاتے گپ شپ میں ان کے والدین کے حوالے سے سوال کیا کہ ان سے آخری رابطہ کب ہوا؟ بولے ”میرے والدین، ابا اماں اور جوان بہن… سب جیل میں ہیں “پوچھا ”کب سے؟‘ بولے ”چار سال سے!“ یہ باتیں انہوں نے ایسے کرب کے ساتھ کہیں کہ میری بھی آنکھیں بھر آئیں۔ وہ بولے ’یہ صرف میری کہانی نہیں، ہماری پوری قوم اس درد سے گزر رہی ہے“

مشرقی ترکستان میں اسلام کی کیا حالت ہے؟ یہاں کے مسلمان کس کیفیت سے گزر رہے ہیں؟ اس کا ہمیں تھوڑا بہت پہلے بھی علم تھا، ترکستانی مجاہدین کے ساتھ تعلق بھی تھا مگر اب یہ پہلا موقعہ تھا کہ ان مجاہدین سے ہم نے براہ راست وہاں کے درد بھرے احوال سنے۔ یہ احوال بتانا اور ان کے پس منظر میں اپنے پاکستانی اہل دین بھائیوں کی خدمت میں

گزارشات رکھنا اس مضمون کا مقصد ہے۔ ضروری ہے کہ پہلے مشرقی ترکستان کا مسئلہ اور وہاں کے مجاہدین کا تعارف مختصراً ذکر ہو، یہ علاقہ میڈیا میں ''سنکیانگ '' کے نام سے جانا جاتا ہے مگر یہ نام اس پر قابض چین کی طرف سے دیا گیا ہے۔اس کا اپنا نام اسلامی مشرقی ترکستان ہے اور یہ ۳۵ ملین مسلمانوں کی سرزمین ہے، رقبہ کے لحاظ سے یہ پاکستان سے بڑا جبکہ چین کے کل رقبہ کا پانچواں حصہ ہے۔ یہاں کی تہذیب، نسل، زبان، رسم ورواج، تاریخ اور سب سے اہم یہاں کے رہنے والوں کا دین چین سے مکمل طور پر مختلف ہے۔ چینی تہذیب دین سے بغاوت، شرکیہ خرافات اور غلیظ ترین حیوانیت کا مرکب ہے جبکہ یہاں اسلام ہے، اللہ کی عبادت اور عفت وپاکیزگی سے محبت ہے اور چینی دین اور تہذیب سے گہری نفرت ہے۔ یہاں ایغور قوم آباد ہے جس کی زبان چینی زبان سے بالکل مختلف ہے۔ اس ایغوری زبان کا رسم الخط چینی نہیں بلکہ عربی ہے۔ یہاں کی تاریخ چین کی جگہ عالم اسلام کے ساتھ جڑتی ہے۔ یہاں کا مرکزی شہر کاشغر ہے، یہ شہر ہمارے ہاں اقبال کی شاعری کے سبب بھی مشہور ہے، اقبال رحمہ اللہ اپنے ایک شعر میں جب مسلم امت کی وحدت اور اسلام کے رشتے سے ایک اکائی ہونے کا بیان کرتے ہیں تو اس میں کاشغر کے مسلمانوں کا بطور خاص ذکر کرتے ہیں۔

'ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے، نیل کے ساحل سے لے کر تابہ خاک کاشغر'

آج کاشغر کے مسلمانوں پر بدترین ظلم ہو رہا ہے مگر وطن عزیز میں اس ظلم پر خاموشی ہے اور یہ خاموشی اقبال کو قومی شاعر کہنے والوں کے ہاں 'قومی مفاد' کے تحت ضروری ہے۔ شہر کاشغر کو پہلی صدی ہجری میں قتیبہ بن مسلم باہلیؒ نے فتح کیا، پھر اسی صدی میں اسلام یہاں پورے ترکستان میں پھیلا اور ترکستانی مسلمانوں نے ہی اس کی دعوت کا فریضہ انجام دیتے ہوئے وسطی چین تک اس کا نور پہنچایا۔ چینیوں نے جب ۱۷۶۰ء میں پہلی دفعہ اس پر قبضہ کیا تو اس قبضے کے خلاف بھی اس وقت تحریک اٹھی اور لاکھوں مسلمان اس میں شہید ہوئے۔تب یہ تحریک کامیاب ہوئی، چینیوں کو باہر نکالا گیا اور اسلامی حکومت بھی قائم کی گئی مگر ہر کچھ عرصہ بعد چینی دوبارہ حملہ آور ہوتے اور یوں یہ کشمکش جاری رہتی۔ ۱۸۶۵ء میں یعقوب بک نے چینیوں کو نکال باہر کر کے جب یہاں اسلامی حکومت قائم کی تو اس نے خلافت عثمانیہ کے ساتھ الحاق کا بھی اعلان کیا اور پھر کئی سال تک یہ سرزمین خلافت عثمانیہ کے ساتھ مربوط رہی۔ ۱۹۴۸ میں ماؤزے تنگ جب اقتدار میں آیا تو اس نے ایک دفعہ پھر ترکستان پر چڑھائی کی اور اس سے ظلم وستم کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا، کمیونسٹ چین نے اس جارحیت میں ۳۵ لاکھ مسلمانوں کو شہید کیا۔ ماؤزے تنگ کا شروع کردہ ظلم جاری رہا جو آج اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ کمیونسٹ چینیوں کا ہدف محض تحریک آزادی کو ختم کرنا قطعاً نہیں ہے، ان کا ہدف خود اسلام اور

مسلمان ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جب محض اسلام پر عمل کے سبب مسلمانوں کو ہدف بنایا جاتا ہے تو رد عمل میں مسلمان تحریک آزادی میں شامل ہوتے ہیں۔ یہاں کے مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو سلام ہے کہ یہ اس سارے دور میں سرخ آندھیوں کے مقابل کبھی تسلیم نہیں ہوئے۔ یہ بلاشبہ ایک عظیم زندہ قوم ہے، کہ بدترین مظالم اور دشمن کی طرف سے گھٹیاترین مکر و فریب کے مقابل بھی اسلام پر ڈٹی اپنے دین کو محفوظ کیے ہوئے ہے۔

ان مسلمانوں کے ہاں اپنے دینی و تہذیبی تشخص قائم رکھنے کی اس مبارک جدوجہد کا سلسلہ یہاں کی پوری تاریخ میں کبھی نہیں ٹوٹا۔ آج بھی اپنے اس ایمان پرور ماضی کا تسلسل بنی یہاں کے مجاہدین کی ایک مبارک جماعت 'حزب الاسلامی ترکستان' ہے۔ یہ جماعت تیس سالوں سے زائد عرصہ سے تحریک آزادی کی قیادت کر رہی ہے۔ حزب اسلامی ترکستان کے مؤسس ذمہ داروں نے امارت اسلامی افغانستان کے پہلے دور (۱۹۹۴ - ۲۰۰۲) میں یہاں افغانستان بطور جماعت ہجرت کی اور امارت اسلامی کے دفاع و استحکام میں پیش پیش رہے، پھر امارت کے سقوط کے بعد پاکستانی قبائل کے اندر ان کی بڑی تعداد مصروف جہاد رہی، انہوں نے خراسان میں امریکہ کے خلاف جہاد میں جہاں بھرپور حصہ ڈالا وہاں ساتھ ساتھ ترکستانی مسلمانوں کے زخموں پر مرہم رکھنا اور انہیں آزادی دلانا بھی ان کا ہدف رہا۔ اس طرح شامی مظلوموں نے جب مدد کے لیے امت کو پکارا تو خراسان، ترکستان اور دنیا کے دیگر حصوں میں مقیم ترکستانی مجاہدین لشکر در لشکر وہاں پہنچ گئے۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے کہ امت کے غالب طبقہ نے تو خود انہیں تن تنہاء دشمن کے رحم و کرم پر چھوڑا ہے مگر انہوں نے امت کے زخموں کو کبھی دوسروں کے زخم نہیں سمجھا۔ امت کے امت ہونے کا تصور ان کا یہ طرز عمل دیکھ کر سمجھا سکتا ہے۔ جہاں بھی امت مسلمہ پر ظلم ہوا تو یہ مظلوم ہو کر بھی وہاں پہنچے اور مظلوموں کے زخموں پر مرہم رکھتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں جہادی تحریکوں کو یہ مجاہدین اپنی تحریک سمجھتے ہیں اور کہیں پر بھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتے ہیں، جب یہ مجاہدین شام پہنچے تو جہاں انہوں نے بے شمار شہداء پیش کیے اور جہاں جہاد شام کی کامیابی میں اپنی اعلی صلاحیتیں پیش کیں وہیں فتنہ داعش کے سامنے بھی یہ ڈٹے رہے۔ ان کے قدم اس فتنے میں بھی ایک لمحے کے لیے نہیں ڈگمگائے بلکہ اس مرحلے پر بھی یہ ثابت قدم رہے اور علماء حق کی رہنمائی میں داعشی فساد کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا۔ ہمیں یہ گواہی دینے میں کوئی تردد نہیں کہ یہ مجاہدین جہاں بھی رہے، ان کے بارے میں ہم نے خیر سنی اور الحمد للہ انہیں خیر پھیلاتے دیکھا ہے (نحسبهم كذالك والله حسيبهم)، ان کی نرم خوئی، خوش اخلاقی، اتباع

شریعت اور جہاد کے ساتھ شدید لگاؤ جہادی صفوں میں مشہور ہے۔ ان کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ انہوں نے چونکہ اپنی تحریک کو شریعت کے کھونٹے سے باندھا ہے اس لیے چین جیسے بڑے دشمن کے خلاف بھی اپنے جہاد میں امت کے کسی دوسرے قاتل کے کھیل کا مہرہ کبھی نہیں بنے، خود امریکہ نے بھی الکفر ملة واحدة کے مصداق بن کر کبھی انہیں 'اچھے دہشت گرد' نہیں سمجھا بلکہ جب کبھی بھی چین اور امریکہ کے درمیان کسی سطح کی مفاہمت ہوئی تو اس کا فوری نتیجہ ان بھائیوں پر امریکہ کے خصوصی چھاپوں اور بمباریوں کی صورت میں نظر آیا۔ اللہ ان مجاہدین کی مدد و نصرت فرمائے، انہیں ہدایت پر رکھے، امت کے لیے انہیں باعث ہدایت رکھے اور اللہ امت کو ان کا حق ادا کرنے کی توفیق دے، چین کے ہمہ گیر حملے کے مقابل ان مجاہدین کا وجود اور دین و شریعت سے جڑے رہنے کی ان کی چاہت آج کے اس دور میں کسی معجزہ سے کم نہیں۔ انہیں دیکھ کر بے اختیار اللہ کی ثنا زبان پر آتی ہے کہ اللہ کیسے گھپ اندھیروں میں بھی اپنے دین کی حفاظت کے لیے رجال پیدا کرتا ہے۔ ان مجاہدین سے ہم نے ترکستان کے تفصیلی احوال سنے اور اس داستان غم نے بلاشبہ ہمارے دل زخمی اور رونگٹے کھڑے کر دیے، یہ درد بھرے احوال اپنی پاکستانی عوام تک پہنچانا ہم اپنے اوپر اپنی امت کا قرض سمجھتے ہیں۔ اس لیے پہلے یہ احوال پیش خدمت ہیں پھر آگے اس نکتے پر بات پر ہو گی کہ ان احوال میں پاکستان کے اندر ہمارے اہل دین اور داعیان دین کی کیا ذمہ داری بنتی ہے:

- ترکستان کو فلسطین کی طرح مسلمانوں کا ایک وسیع و عریض قید خانہ اگر کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہو گا۔ یہ مسلمان ضروری سہولیات اور بنیادی آزادیوں سے بالکل محروم ہیں۔ ویسے تو چین میں صنعتی ترقی اپنے عروج پر ہے مگر ترکستانی مسلمانوں کو باقاعدہ منصوبے کے تحت پسماندہ رکھا گیا ہے۔ ہر وہ شخص جو اسلام کا نام لیتا اور اسلام کے ساتھ اپنا تعلق جوڑتا ہے اس کے لیے ملازمتوں کے دروازے یہاں بند ہیں۔
- تمام تر اسلامی شعارات پر پابندی ہے، حجاب اور اسلامی لباس بھی مکمل طور پر ممنوع ہیں، ایک وقت تھا جب چوراہوں اور راستوں میں لگے بڑے بڑے سائن بورڈوں کے ذریعے حجاب اتار پھینکنے کی 'محض' ترغیب دی جاتی تھی۔ حجاب والی خواتین پر غلیظ قسم کی لعن طعن ان کتبوں پر لکھی ہوتی تھی (مجاہدین نے ایسے سائن بورڈوں اور کتبوں کی تصاویر ہمیں دکھائیں جن پر حجاب کے خلاف نعرے تھے۔ مثلاً ایک پر لکھا تھا "اپنا حجاب اتار پھینکو تاکہ حسین شہر کی خوبصورتی خراب نہ ہو' دوسرے پر لکھا تھا 'حجاب اتارو اور اپنی زلفوں سے

دوسروں کو مسحور کرو') یہ تین سال پہلے تک کی حالت تھی جبکہ اب ترغیب اور زبانی طعن و تشنیع سے معاملہ آگے بڑھا ہے، اب اگر کہیں کوئی خاتون حجاب یا اسلامی لباس کے ساتھ نظر آئے تو پولیس اس کو ایسے دھرتی ہے جیسے کسی ڈاکو اور قاتل کو پکڑا جاتا ہے، سیکورٹی کے مرد اہلکار اس کے حجاب کو زبردستی اتارتے ہیں اور اگر خاتون تھوڑی سی بھی ناگواری کا اظہار کرے تو اسے زود کوب کر کے جیل میں ڈالا جاتا ہے۔

- ان حالات میں مسلمان خواتین گھروں کے اندر پردہ کے ساتھ رہنے کو ترجیح دیتی تھیں مگر یہ اختیار بھی ان سے لیا گیا، اب تمام خواتین کو مردوں کے بیچ جبراً نکلنا ہوتا ہے۔ قصبوں کی سطح پر ایک اسٹیڈیم متعین ہوتا ہے جہاں روزانہ کی بنیاد پر ٹھیک مقررہ وقت پر سب خواتین نے مردوں کے ساتھ جمع ہونا ہوتا ہے، ایسے میں انہیں بے ہودہ چینی لباس زیب تن کرنا لازم ہے۔ معمولی تاخیر پر بھی سزا دی جاتی ہے۔ میدان میں جمع ہو کر پھر چینی جھنڈے کے سامنے سب حاضرین سے سلامی دلوائی جاتی ہے اور چین کے ملی نغمے پڑھوائے جاتے ہیں۔
- مسلمان عورتوں کو مردوں کے ساتھ زبردستی اکٹھا نچوایا جاتا ہے، اس کے لیے خصوصی طور پر مخلوط اجتماعات مقرر کیے جاتے ہیں جہاں بوڑھے، جوان اور خواتین سب کو ڈھول کی تاپ پر بانہوں میں بانہیں ڈال کر ناچنا ہوتا ہے اور جو اس سے انکار کرے وہ جیل جاتا ہے۔
- راستوں اور عوامی مقامات میں اسلام کے خلاف کتبے لگائے گئے ہیں۔ جیسے 'اسلام عوام کا افیون ہے'...'اسلام عربوں کا گھڑا ہوا جھوٹا دین ہے'، 'اسلام علم کا دشمن ہے' وغیرہ وغیرہ
- رمضان المبارک میں روزوں پر پابندی ہے، حکومتی نگرانی میں دن کے وقت ایسے فنکشن منعقد ہوتے ہیں جہاں جبراً کھانا کھلایا جاتا ہے، اس سے ان کا مقصد روزے سے منع کرنا ہوتا ہے تاکہ کوئی خفیہ روزہ نہ رکھ سکے۔ ان کھانوں میں شراب اور خنزیز کا گوشت بھی لازماً دیا جاتا ہے۔
- قرآن سیکھنا سکھانا مکمل طور پر ممنوع ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے لیے قید کی سزا ہے۔ یہاں ترکستانی مجاہدین میں ایک نوجوان حافظ قرآن بھی تھے جو ہمیں نماز پڑھاتے تھے، جب قرآن پر پابندی کا سنا تو ہم نے ان سے پوچھا کہ پھر آپ نے کیسے حفظ کیا ہے تو اس نے بتایا کہ دو سال مکمل طور پر زیر زمین تہہ خانے میں رہ کر اللہ کی کتاب حفظ کی ہے، دن کے وقت طلباء کو مکمل طور پر تہہ خانے میں رہنا ہوتا تھا جبکہ رات کے وقت

ایک دو گھنٹے ہوا خوری کے لیے اوپر آتے تھے۔ اس مجاہد کے مطابق خود ان کے استاذ کا بھی چینیوں کو بالآخر پتہ چل گیا اور وہ گرفتار ہو کر قرآن سکھانے کے جرم میں اب بیس سال قید کی سزا کاٹ رہے ہیں۔

- دینی تعلیم کے لیے ترکستان سے باہر بھی سفر پر پابندی ہے، بلکہ اس بات کا مکمل اہتمام کیا گیا ہے کہ کہیں باہر کی اسلامی دنیا سے ترکستانی عوام کا کوئی رابطہ نہ ہو۔ موبائیلوں کے اندر ایک خاص قسم کی ایپ (app) لازم ہے، اگر کوئی اپنے موبائیل پر اسلامی مواد دیکھے تو اس ایپ سے چینی استخبارات کو پتہ چلتا ہے جو گرفتار کرنے فوراً پہنچ جاتی ہے۔
- اکثر شہروں اور قصبوں میں نوجوان کم اور بوڑھے و خواتین زیادہ ہیں، نوجوانوں کی بیشتر تعداد سلاخوں کے پیچھے جی رہی ہے۔ مجاہدین کے مطابق لاکھوں مسلمان آج جیلوں میں ہیں، اتنی بڑی تعداد کے لیے انتہائی بڑے وسیع و عریض علاقوں پر کئی منزلہ جیل بنائے گیے ہیں، ان جیلوں میں قیدیوں سے بیگار بھی لی جاتی ہے جبکہ انہیں اپنے رشتہ داروں سے ملنے ملانے پر بھی مکمل پابندی ہے۔ قیدیوں کو ماورائے عدالت قتل کرنے کے واقعات میں بھی آج کل کافی اضافہ ہوا ہے۔
- مردوں کی گرفتاری کے بعد پیچھے خواتین کے لیے گھر کا دروازہ چوبیس گھنٹے کھلا رکھنا لازم کیا گیا ہے، ایسے میں دن ہو یا رات چینی اہلکار جب چاہے کمروں کے اندر (خواب گاہ) تک میں آتے ہیں۔ ایسے میں عزتوں کی پامالی معمول بن گیا ہے۔ کئی بہنوں نے عزت بچانے کی خاطر دیواروں کے ساتھ سر ٹکرایا اور خودکشی کی۔ ان اموات سے بھی چینیوں کے دلوں میں کوئی رحم نہیں آیا بلکہ الٹا سانپ اور بچھو کھانے والے ان حیوانوں کے لیے خواتین کی یہ خودکشیاں بھی لذت و فرحت کا باعث ہیں۔
- پہلے ترکستانی مسلمانوں پر دو سے زیادہ بچے جننے پر پابندی تھی، اگر دو بچوں کے بعد بھی کوئی خاتون حاملہ ہو جاتی تو خاتون یا اس کے پیٹ میں موجود بچے میں سے کسی ایک کو ضرور قتل کرنا ہوتا مگر یہ پہلے کی پالیسی تھی، اب پندرہ سال سے پچیس سال کی لڑکیوں کو ایسے انجکشن لگائے جاتے ہیں جن سے ان کے جسم کے اندر بچہ دانی بیکار ہو جاتی ہے اور یوں وہ آئندہ بچے پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتیں۔
- جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ چینی اور ترکستانی زبان، قوم، مذہب اور تاریخ و ثقافت ہر لحاظ سے ایک دوسرے سے مکمل طور پر مختلف ہیں، اب چین ترکستانی مسلمانوں کی اس انفرادیت کو مکمل طور پر مٹانے کے درپے ہے،

اس مقصد کے لیے سکولوں میں صرف چینی زبان اور الحاد پر مبنی چینی نصاب پڑھایا جاتا ہے، جس سے ظاہر ہے مسلمانوں کی نئی نسل کو ملحد اور مشرک بنانا مقصود ہے۔

- پانچ سال کی عمر تک بچہ جب پہنچتا ہے تو اسے والدین سے چھین کر مذکورہ بالا سکولوں میں داخل کیا جاتا ہے، یہاں انہیں ہاسٹلوں میں رکھا جاتا ہے، تعلیم اور تربیت کا پورا نظام چینی کمیونسٹوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے، یہاں انہیں حرام کھلایا بھی جاتا ہے اور حرام کام سکھائے بھی جاتے ہیں۔ پندرہ دن بعد محض ایک رات کے لیے گھر جانے کی اجازت ہوتی ہے مگر اس پر استخبارات والوں کی ہمہ وقت نگرانی رہتی ہے، واپسی پر بچے کی تفتیش ہوتی ہے، اگر پتہ چل جائے کہ بچے کو گھر میں کوئی دینی بات (محض بات) کہی گئی ہے تو پھر والدین کو اٹھا کر بدترین تشدد سے گزارا جاتا ہے۔
- اسلامی ناموں پر مکمل پابندی ہے۔ باقاعدہ اسلامی ناموں کی فہرست نشر کی گئی ہے، ان میں سے کوئی بھی نام اگر رکھا گیا تو سزا دی جاتی ہے۔
- ٹی وی چینلوں میں اسلام کا تمسخر اڑانا اور اسلام کے خلاف دعوت روزانہ کی نشریات کا بڑا اور لازمی حصہ ہے۔ اس طرح ان چینلوں پر غلیظ ترین فحاشی بھی دکھائی جاتی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ ان چینلوں کا دیکھنا ہر ترکستانی پر لازم کیا گیا ہے اور نہ دیکھنے والوں کو جرمانے اور سزا سے گزرنا ہوتا ہے۔
- امام مسجد کی ذمہ داری ہے کہ وہ نماز کے بعد چینی جھنڈے کو نمازیوں سے سلامی دلوائے، اس طرح اذان کے الفاظ تبدیل کرنے کے لیے بھی سیکورٹی اداروں کی طرف سے دباؤ ڈالا جارہا ہے، کئی علاقوں میں یہ تبدیلی ہوئی بھی ہے جہاں اب اذان کے اندر صدر 'ژی جن پنگ' کی تعریف، چین اور کمیونسٹ پارٹی زندہ باد جیسے نعرے شامل کئے گئے ہیں۔
- مسلمانوں کی مقامی معیشت کو بھی تباہ کرنے کے لیے منظم منصوبہ بندی پر عمل ہو رہا ہے، وہ زمینیں جن کی قیمت پہلے لاکھوں ڈالر تھی آج دو دو ہزار ڈالر میں بھی کوئی نہیں لیتا۔
- باہر کے ممالک میں اگر کہیں ترکستانی نوجوان دینی علوم حاصل کرتے ہوں تو چینی حکومت وہاں کی حکومت کے ذریعے دباؤ ڈالتی ہے۔ ابھی حال ہی میں مصری حکومت نے کئی ایسے طلبۂ علم کو چین کے حوالے کیا جو

جامعہ ازہر میں زیر تعلیم تھے۔ اس سے پہلے پاکستانی حکومت نے بھی دینی تعلیم حاصل کرنے والے کئی طلبہ کو چین کے حوالے کیا ہے۔

- چینی یہاں ترکستانی مسلمانوں کی گھریلو چھریوں تک سے بھی خوف زدہ ہیں، اس لیے ہر گھر میں صرف ایک چھری رکھنے کی اجازت ہے جو باقاعدہ لائسنس پر دی جاتی ہے۔ یہ چھری بھی گھر کے اندر خاص جگہ زنجیر کے ساتھ بندھی ہوتی ہے تاکہ کوئی اسے اپنی حفاظت کے لیے استعمال نہ کر سکے۔ یہی طریقہ ہوٹلوں اور قصابوں کے ہاں بھی ہے جہاں چھریاں زنجیر کے ساتھ دیوار میں نصب ہیں۔
- ترکستانی سرزمین سے مسلمانوں کو دربدر کرنا اور ان کی جگہ چینی ملحدین کو یہاں آباد کرنا قومی ایکشن پلان کا حصہ ہے۔ اس مہم میں مسلمان خاندانوں کو جبراً چین منتقل کیا جاتا ہے اور ان کی جگہ چینیوں کو یہاں آباد کیا جاتا ہے۔ خود سی پیک کو بھی اس مہم کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ سی پیک کے اس پراجیکٹ میں مشرقی ترکستان کے اندر فیکٹریوں کو منتقل کیا جارہا ہے، ان کارخانوں میں تمام تر مزدور چینی ہوں گے، ان چینی مزدوروں کی اتنی بڑی تعداد میں یہاں آباد ہونے سے مسلمانوں کی اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو جائے گی۔
- ترکستانی مسلمان آج تین اقسام میں منقسم ہیں، ایک بڑا طبقہ اپنے دین اور تہذیب کے ساتھ محبت رکھنے والوں کا ہے۔ اس طبقہ کے افراد کو امید ہے کہ ایک نہ ایک دن یہ ظلم ختم ہو گا اور وہ آزادی کے ساتھ اپنے دین پر عمل کر سکیں گے۔ اس مقصد کے لیے یہ طبقہ اپنے پیاروں کو خود اپنے ہاتھوں ترکستان سے باہر جہادی میدانوں کی طرف روانہ کر رہا ہے۔ میدان جہاد میں آنے والے ایسے مہاجرین کی تعداد الحمدللہ مناسب ہے، ان مہاجرین کی کہانیاں انتہائی دردناک ہیں۔ کہیں بیوی اُدھر ہے تو شوہر اور چھوٹے بچے یہاں ہیں تو کہیں والدین ترکستان میں ہیں اور انہوں نے خود سے اپنے جوان بیٹا بیٹی کو میدان جہاد بھجوایا ہے (ایک ایسے بھائی سے بھی ہم ملے جس نے جب ہجرت کرنی چاہی، تو تب بیوی کسی عذر کے سبب ساتھ نہیں آسکی، بیوی نے اپنے چھوٹے پانچ سالہ بیٹے کو خود سے شوہر کے حوالے کیا، رو رو کر اسے شوہر کے گود تھمایا کہ اسے ساتھ لیجاؤ تاکہ اس کا دین تو کم از کم محفوظ ہو جائے۔ یہ بچہ چار سال تک ماں کے بغیر ارض ہجرت میں رہا)... یہ بھائی بہنیں کن صعوبتوں سے گزر کر یہاں پہنچتے ہیں اور کن تکالیف کے ساتھ یہاں ان پہاڑوں میں رہ رہے ہیں کاش کہ ہمارے پاکستانی بھائی بہنیں دین کی یہ والہانہ محبت بھی کبھی دیکھ لیں، دین کی قدر و قیمت ان

دینداروں کو دیکھ کر سمجھ میں آتی ہے... تو ایک طبقہ ہے جو جہاد میں آرہا ہے اور جہاد کے ساتھ کسی نہ کسی طرح جڑا ہوا ہے، دوسرا طبقہ مظالم سے تنگ آکر ترکی اور ملائشیا جیسے ممالک میں جابستا ہے۔ ظاہر ہے اس آپشن سے چین کو بھی فائدہ ہے اور اس میں ترکی بھی چین کے ساتھ تعاون کر رہا ہے، تیسرا طبقہ اپنا دین، تہذیب اور شناخت چھوڑنے کی قیمت پر چینیوں کو راضی کرنے کی کوشش کر رہا ہے، یہ ان کے رحم و کرم پر ہے، اس طبقے کے افراد کو عام طور پر ترکستان کی جگہ چین کے دیگر علاقوں میں سکونت دی جاتی ہے۔

'حقوق انسانی' نامی ادارے بھی ان حقائق کی تصدیق کرتے ہر کچھ عرصہ بعد ترکستانی مسلمانوں کی یہ حالت زار دنیا کے سامنے رکھتے ہیں۔ ان کی یہ ساری رپورٹیں معلومات میں محض اضافہ کا باعث تو ہیں مگر ان کے سبب ترکستانی مسلمانوں پر روا رکھے گئے مظالم میں رتی بھر کمی نہیں آتی۔ 'حقوق انسانی' کے علمبردار ممالک کے تو چونکہ اپنے حقوق اور مفاد محفوظ ہیں اس لیے ان کے لیے ترکستان کا قضیہ مسئلہ نہیں، سیاسی کھیل ہے، اس طرح ان رپورٹوں سے امت مسلمہ کے حکمرانوں کے کانوں پر بھی جوں نہیں رینگتی، چین سے کوئی سنجیدہ شکایت کرنا تو دور کی بات دکھاوے کا سیاسی احتجاج بھی یہاں نظر نہیں آتا، ان سب کو اس ظالم چین کے ساتھ دوستی بنانے اور نبھانے کی فکر لاحق ہے۔ ہم پاکستانی تو ترکستانی مسلمانوں کے پڑوسی ہیں۔ ہمارا دوسروں کی نسبت زیادہ فرض بنتا تھا کہ اپنے ان بھائیوں کے زخموں پر مرہم رکھتے... مگر افسوس کہ یہاں تو دوسروں سے زیادہ چین دوستی کا راگ الاپا جا رہا ہے... کہتے ہیں 'چین ڈوبتی معیشت کو سہارا ہے'، قرضے دیتا ہے، امریکہ کے 'مقابل' مخلص دوست ہے... پاک چین دوستی کے محاسن ہیں جو گنواتے گنواتے ختم نہیں ہوتے۔ خود فریبی کا ایک نشہ ہے جو حقائق سمجھنے اور تسلیم کرنے سے روک رہا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ایشیا سے افریقہ تک چین کی تجارت اور اس کی 'دوستی' گواہ ہے کہ یہ جہاں بھی گیا وہاں کی معیشت ٹھیک نہیں ہوئی، معیشت سنبھلی نہیں بلکہ ہڑپ ہوئی اور تباہ و برباد ہوئی۔ یہ جہاں بھی تشریف لے گیا وہاں کی آبادی کو اپنا معاشی غلام بنایا اور اُدھر کی تہذیب کو بگاڑ کر رکھ دیا۔ یہاں بھی ترقی کا ایک سراب ہے جس کی خاطر چین کی کھلم کھلا اسلام دشمنی پر بھی چپ سادھ رکھی ہے۔ اس سراب کی طرف لپکنے پر یہاں کے حکمرانوں (جرنیلوں) سے تو شکوہ نہیں کہ ان کا دین، دل اور دماغ سب کچھ پیٹ اور شہوت کے غلام ہیں، یہ مفادات کے لیے جیتے اور خود غرضی ہی کے سمندر میں ڈوب مرتے ہیں۔ ان سے تو نہ توقع ہے اور نہ شکوہ... ہمارا شکوہ تو ان اہل دین سے ہے جو مسلمانوں کی قیادت اور رہنمائی کا بھرم رکھتے ہیں۔ ان کی طرف عوام دیکھتی اور انہی کی یہ سنتی ہے مگر افسوس کہ یہ بھی آج جرنیلوں کی زبان بولتے بے حس بنے بیٹھے ہیں (الا

ماشاء اللہ)، ان داعیان دین کو دیکھ کر ہمیں دکھ ہوتا ہے کہ ان کا تو کام ہی اُن دینی تصورات کو زندہ رکھنا تھا جنہیں وقت کے فرعون دفنانے کے درپے ہیں، دین بیزار جرنیلوں کے تنخواہ خوار دانشور اگر حق و باطل کو گڈ مڈ کرتے ہیں، سچ کو جھوٹ، جھوٹ کو سچ اور ظلم کو عدل دکھاتے ہیں تو یہ کس کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ امت کے سامنے حقیقتِ حال واضح کرے؟ امت کو اس پر حملہ آور لٹیروں کے مقابل بیدار رکھنا کیا داعیان دین کے علاوہ بھی کسی کی ذمہ داری ہے؟ دینی قیادت کی تو شان ہی یہ ہے کہ وہ خود غرضی اور نام نہاد مصلحتوں کی عینکوں سے حالات کا تجزیہ نہیں کرتے، باطل دجل و فریب سے مطلع کو جتنا بھی آلودہ کرے، داعیان دین کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ وہ نورِ ایمان سے حالات کو دیکھتے ہیں اور گھپ اندھیروں میں بھی مسلمانوں کو مطلوب منزل کی طرف چلاتے ہیں۔ ہمیں دکھ ہے کہ ہمارے اکثر داعیان دین بھی آج امت کے زخموں کا احساس نہیں کر رہے، علاج تو دور کی بات امت کے دکھوں اور دردوں کے اظہار تک کی جرأت بھی یہاں مفقود ہو رہی ہے۔

پاکستان میں دین پر مر مٹنے والے میرے عزیزو...!

مظلوموں کے ساتھ پہلی ہمدردی ان کے درد کا احساس اور تکلیف کا اعتراف ہے، ظالم کے ظلم سے اپنی ماؤں اور بہنوں کو چھڑانے کا پہلا قدم ان کی عزتیں پامال کرنے والوں کے خلاف دل سے نفرت کرنا ہے۔ مظلوم مسلمان مشرق کا ہو یا مغرب کا وہ ہمارے جسم کا حصہ ہے، اس کے درد پر درد مند ہونا اور دکھ پر دکھی ہونا ایمان کی نشانی ہے۔ ظالم کا ہاتھ روکنا اور مظلوموں کے آنسو پونچھنا واجب ہے۔ اپنی بہنوں کی پکار پر بھی حرکت میں نہ آنا اور ان کی مدد و نصرت کے لیے کمر نہ کسنا اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ ہلکے ہوں یا بوجھل، خوشحال ہوں یا کمزور اور پریشان حال، مدد کے لیے پکارنے والے بھائی بہنوں کی مدد و نصرت فرض عین ہے، مگر کیا کریں کہ ہم دیندار کہلانے والوں کے یہاں بھی یہ تمام فرائض اور بنیادی دینی تصورات 'قومی مفاد' کے نام پر آج قربان ہو رہے ہیں! وطن سے محبت اور وطن نامی بت کی عبادت میں تمیز قائم رکھنا دینی قائدین کا فرض تھا مگر افسوس کہ آج اس فرق کو خود اہل دین کے ہاتھوں سے مٹایا جا رہا ہے۔ آج 'حب الوطنی' کے نام پر وطن پرستی کروائی جا رہی ہے اور قومی مفاد کے نام سے دین دشمن جرنیلوں کے مفادات کا تحفظ ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وطن اور ریاست کے اس بت کدے پر اسلام، مسلمان اور پوری امت کو بلی چڑھایا جا رہا ہے، پاکستان سے سعودیہ تک پورے عالم اسلام کے حکمرانوں کی یہی ذلت بھری کہانی ہے۔ 'قومی مفاد' کے عنوان سے امت کے غدار جرنیل اور ذلیل حکمران ظالموں کے ساتھ کھڑے ذاتی اور خاندانی مفادات سمیٹ رہے ہیں... پھر

ترکستانی مسلمان اس امت کا حصہ ہیں، ان کے ساتھ رشتہ وہی ہے جو کشمیر کے مسلمانوں کے ساتھ ہے، ان کی مدد کرنا اور انہیں ظلم سے نجات دلانا ہمارے اوپر ایسا ہی فرض ہے جیسا کہ کشمیری عوام کی نصرت وحمایت ہم اہل دین اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ مگر افسوس کہ پہلے ہم نے امت کو اپنے وطن میں محدود سمجھا اور پھر یہاں بھی نہیں رکے، ایک دفعہ انسان جب خود کو گرنے دیتا ہے تو کہاں رکتا ہے، آگے بڑھ کر دوسری زیادتی یہ ہوئی کہ اس وطن کا سود وزیاں بھی وہی سمجھا گیا جو دین بیزار منافق جرنیلوں نے بتایا، آج اسی کا ثمرہ ہے کہ 'ملکی مفاد' کے نام پر اسلام کے دشمنوں کے بھی یہاں حقوق ہیں، وہ دن دیہاڑے پاکستانیوں کو قتل کرتے ہیں اور باحفاظت سلامی لیکر رخصت ہو جاتے ہیں جبکہ اسلام کی خاطر کٹ مرنے والوں کا اسلام کے اس 'قلعے' میں کوئی حق نہیں۔ ہم داعیان دین کے دل کیوں نہیں کُڑھتے کہ آج یہاں اللہ اور رسول کی محبت تعلقات کی بنیاد نہیں رہی، بلکہ یہ جرنیلوں کا وضع کردہ نام نہاد 'قومی مفاد' ہے جو اپنے اور پرائے کا تعین کرتا ہے... کشمیری مسلمانوں پر ظلم کے خلاف یہاں احتجاج ہوتا ہے، ریلیاں نکالی جاتی ہیں، 'کشمیریوں سے رشتہ کیا......' کے نعرے لگتے ہیں، (جو یقیناً مطلوب ہے بلکہ اس سے بہت زیادہ کرنا فرض ہے جو کرنے نہیں دیا جارہا) مگر کیا وجہ ہے کہ کشمیر کی طرح ہمارے بالکل پڑوس میں ترکستانی مسلمانوں پر بدترین مظالم دیکھ کر بھی ہم تماشائی ہیں، تماشائی بھی خاموش نہیں... آنکھیں کھلی اور دل ودماغ بند کر کے اس ظلم کرنے والے کے ساتھ دوستی کے شادیانے بجا رہے ہیں! کیا ترکستانی مسلمان نہیں؟ کیا ان کی مدد اور نصرت فرض نہیں؟ کیا ان بے کسوں کے بارے میں اللہ پوچھے گا نہیں؟ یا کیا مسلمان بس وہ ہیں جن کے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ آئی ایس پی آر سے جاری ہو؟... یا امت اور امت کا تصور بس وہ ہے جس کی اجازت ریاست نامی دین اور اس دین کے 'ناخدا' جرنیل ہمیں بتائیں!

پھر اے میرے بھائیو! مسئلہ آج ترکستانی مسلمانوں کا صرف نہیں رہا... سوال یہاں مال واولاد اور جانوں تک سے بھی عزیز اسلام کا ہے! کون اس سے انکار کر سکتا ہے کہ ترکستانی مسلمانوں سے چین کی دشمنی محض ان کے اسلام کے سبب ہے؟... ایسے میں 'پاک چین دوستی' کا ڈھول پیٹنے والوں سے سوال ہے... چین کی یہ اسلام دشمنی کیا پاکستان میں اسلام دوستی میں تبدیل ہو جائے گی؟ کیا بارڈر کے اُس پار اللہ اور رسول ﷺ کے دشمن سرحد کے اِس پار اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ بن جائیں گے؟... یہاں ہمارے پاکستان میں لاکھ مسائل ہیں مگر الحمد للہ یہاں اب بھی قال اللہ و قال رسول ﷺ پر آباد مدارس اور مساجد موجود ہیں، یہاں غلبہ اسلام کی تحریکیں آج بھی کسی نہ کسی صورت میں جی رہی ہیں، یہاں کی عوام میں جہاد کی محبت اور اللہ کے دین کے لیے قربانی کا جذبہ آج کے اس گئے گزرے دور میں بھی الحمد للہ

ختم نہیں ہوا ہے، پاکستانی معاشرے میں عفت وحیا کو آج بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آج بھی پاکستان میں اللہ کی محبت اور رسول ﷺ کی حرمت پر مر مٹنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ کیا چین جیسا اسلام دشمن اور تہذیب کے نام پر بدبودار حیوانیت کا علمبردار ہمارے ملک میں موجود اس عظیم خیر کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرلے گا؟ چینی جانتے ہیں کہ اسلام اور ان کی گندی غلیظ تہذیب ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ انہیں علم ہے کہ ایک آگ اور دوسرا پانی ہے اور ان دونوں میں کہیں کوئی ایک چیز مشترک نہیں۔ یہی وہ وجہ ہے کہ ان کی سرگرمیاں آج محض تجارتی نہیں ہیں، چینی فوج کا یہاں قیام، چینی زبان کی تعلیم، چینی معاشرت کی ترویج، چینی فلموں کے تراجم، چینی سکول وکالجوں کا قیام اور مساج سنٹروں کی صورت میں چینی عورتوں کی 'خدمات' غرض ممالک اور معاشروں کو اپنے چنگل میں لینے کا کونسا حربہ رہتا ہے کہ جس سے چین غفلت برت رہا ہے۔ ایسے میں اس ہمہ جہت چینی نفوذ کو محض تجارت ومعیشت کی نگاہ سے اگر کوئی دیکھتا ہے تو وہ اپنی نظر کا معائنہ کروائے۔ ہم مانیں یا نہ مانیں یہ اسلام کے خلاف سانپ اور بچھو کھانے والی غلیظ تہذیب کی چڑھائی ہے۔ جس طرح انگریزوں نے تاجروں (ایسٹ انڈیا کمپنی) کا روپ دھار کر برصغیر کے حکمرانوں کو پہلے اپنا مقروض بنایا، پھر یہاں کی تعلیم، تہذیب اور قانون سب کچھ اپنے ہاتھ میں لیا اور آخر میں پورے برصغیر کو مقبوضہ میں تبدیل کرکے اپنی نوآبادیات میں شامل کیا، بالکل اسی طرح آج بھی تجارت اور معاشی تعاون کے نام پر ایک اور 'استعمار' یہاں ڈیرے ڈال رہا ہے۔ آج 'سی پیک' کے راستے سے ترقی اور خوشحالی نہیں بھیجی جارہی بلکہ اس راستے سے ترقی اور خوشحالی قابو کی جارہی ہے اور اس شاہراہ سے چینی الحاد اور اس کی غلیظ ترین تہذیب برآمد ہو رہی ہے۔

میرے بھائیو! اہل دین کی قیادت کرنے والے محترم رہنما حضرات!

حالات کی سنگینی سمجھیے... اپنے فرائض کا احساس کیجیے! یہ ہماری قوم، دین اور تہذیب پر حملہ ہے، فرق صرف یہ ہے کہ حملہ میٹھی چھری کے ذریعے سے ہو رہا ہے۔ دیکھیے، اس حملے کو سمجھنا اور سمجھانا کوئی مشکل نہیں ہے... اس کے دوسرے ہاتھ میں زہر آلود خنجر بھی ہے اور بیک وقت اس سے ترکستانی مسلمان ذبح ہو رہے ہیں... پس ہمیں اپنی خاموشی توڑنی ہوگی... اگر ہم خاموش رہے تو یاد رکھنا چاہیے کہ نہ اللہ ہمیں معاف کرے گا اور نہ تاریخ ہماری رعایت کرے گی، پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ مسلمانوں کے لیے وہ معیشت کبھی بھی برگ وبار نہیں لاسکتی جس کی عمارت اللہ سے بغاوت اور اپنوں پر ظلم پر کھڑی ہو۔ جرنیل اپنے اعداد وشمار سے جتنا بھی آپ کو دھوکہ دیں حقیقت یہ ہے کہ چینی اقتصاد کا یہ دیوہیکل

عفریت ہماری ہی معیشت کو کھائے جا رہا ہے۔اس نے ہمیں سہارا کیا دینا... آج اسی کے سبب ہماری مصنوعات اور بر آمدات کا گراف گر تا جا رہا ہے، ہمارے صنعت کار دیوالیہ ہو رہے ہیں اور فیکٹریاں بند ہونے لگی ہیں۔ چین کا ہماری معیشت کو سہارا اگر ہے تو وہ یہ کہ یہ ہماری زراعت کو بھی اپنے قبضے میں لے رہا ہے۔ عزیز بھائیو اور بزرگو! چینی منصوبوں پر بغلیں بجانے والوں کی چکنی چپڑی باتیں بھی سنیں مگر چینی منصوبوں کی تفاصیل بھی ذرا پڑھیے۔ان میں سے کونسا بڑا منصوبہ ہے جو یہ 'دوست' آپ کو تحفے میں دے رہا ہے۔ بر آمدات ان کی ہماری ہی زمین سے سمندر پار دنیا کو پہنچ رہی ہیں اور اس کے لیے سڑکوں اور پلوں کی رقم بھی ہم نے ہی بھرنی ہے۔ ہماری زمین سے ان کے تجارتی قافلے گزریں گے جس کا خاطر خواہ کرایہ اور اپنا حصہ لینا چاہیئے تھا مگر عجیب یہ کہ ان کی سڑکوں کا خرچہ بھی قرضوں کی صورت میں ہم نے ہی ادا کرنا ہے۔ پھر ان قرضوں کی شرح سود کی تفاصیل بھی تھوڑی سی ملاحظہ کیجئے چینی دوستی کی حقیقت سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

ایسے میں اے ہمارے محترم بھائیو اور بزرگو! آپ کے یہ ترکستانی بھائی آپ سے چین کے خلاف اسلحہ اٹھانے کا مطالبہ نہیں کرتے، اس سرخ آندھی کے سامنے یہ مساکین خود کھڑے قربانیاں دے رہے ہیں، ان کے مرد اور عورتیں ہجرت و جہاد کی سختیاں خود کاٹ کر اپنے دین کو اپنی مدد آپ کرتے ہوئے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں، ان مظلوموں کی آپ سے بس ایک ہی درخواست ہے... چین کے اسلام دشمن چہرے سے نقاب اتار دیں، چینی ظلم اور اسلام دشمنی کے خلاف آپ بس اپنی آواز اٹھائیں! چین ظالم، جابر اور اسلام دشمن غلیظ ترین کافر ہے، اس کے ظلم کو عدل مت کہیں، اسے دوست نہیں، دشمن کہیے!... پھر امت کا دشمن نمبر ایک امریکہ کا بھاگنا اب نوشتہ دیوار ہے... آپ کی نصرت اور مجاہدین کی قربانیاں ان شاء اللہ رنگ لانے والی ہیں... افغانستان میں شریعت کی ہوائیں بہت جلد چلنے والی ہیں... ایسے میں ایک بھاگتے دشمن کے پیچھے تازہ دم دشمن کا ہاتھ پکڑ کر گھر لانا کہاں کی سمجھداری ہے؟ چین بھی دشمن ہے، اس کو دشمن کے طور پر ہی دیکھیئے! غداران ِملت جرنیلوں نے پہلے امریکہ کا ہاتھ تھاما، اسے مالک اور آقا بنائے رکھا، مسلمانوں کے اس قاتل کو پاکستان و افغانستان پر قابض کروایا، اس کی خاطر اللہ کے اولیاء کا خون بہایا اور اپنی عوام پر آگ و بارود برسایا، پھر آج جب امریکہ ڈالروں کا حساب مانگنے لگا، تو یہ چین کی طرف دیکھنے لگے، اب امریکہ کے سامنے ان کے جھکے سر چین کی بھی پوجا کرنے لگے اور آج یہ بے حیا 'پاکستان برائے فروخت' کا کتبہ اٹھائے وطن عزیز کو ملحد کمیونسٹوں کی گود میں دے رہے ہیں، محترم بھائیو! امریکہ اور چین دونوں مسلمانوں کے قاتل اور اسلام کے دشمن ہیں، ان شیاطین کے مقابل

اللہ، عزیز و رحمان پر بھروسہ کیجئے اور اللہ کی رسی کو تھامیے۔ واللہ، ترکستانی مسلمانوں کی حمایت میں آپ نے محض اپنی آواز بھی اگر بلند کی تو ترکستانی ماؤں اور بہنوں کے کلیجے ٹھنڈے ہوں گے، ان کی عزتیں محفوظ ہوں گی (ان شاء اللہ)... وہ اپنے آپ کو بھی ڈیڑھ ارب سے زیادہ مسلمانوں کے اس جسم کا حصہ سمجھیں گی۔ آپ نے اگر چینی جارحیت کے خلاف آواز اٹھائی تو اس سے ترکستانی مسلمانوں کی بھی صرف مدد نہیں ہو گی، یہ خود پاکستانی مسلمانوں کے دین، خود مختاری اور معیشت کی بھی حفاظت ہو گی۔ آپ سے ہماری بس ایک ہی درخواست ہے...، اللہ کی خاطر دوستی رکھیے اور اللہ ہی کی خاطر دشمنی کیجئے... کہ یہ ایمان کی بنیادی اساس ہے اور اللہ عزیز و جبار کے بارے میں کسی بدگمانی کا شکار نہ ہوں، وہ اللہ اپنے بندوں کی مدد پر قادر ہے...وہ عزیز ہے، قدیر اور ذو انتقام ہے۔ پس اس عظیم رب کے امر پر اٹھیے اور چین میں ظلم میں پسنے والے ان مظلوم اہل اسلام کی کرب و بلا کی کہانیاں اور دین کی خاطر قربانیوں کی لازوال داستانیں مسلمان پاکستان میں پھیلایئے، انہیں اس دین دشمن شیطان کے مقابل بیدار کیجئے... کہ دشمن کو دشمن سمجھنا دفاع کا پہلا قدم ہوتا ہے... یہ پہلا قدم اٹھایئے اور اپنی قوم اور آئندہ نسلوں کو اس محاذ پر محفوظ کیجئے!

اللہ سے دعا ہے کہ وہ کشمیر، ترکستان، افغانستان، شام اور فلسطین سمیت سب مظلومین کی مدد فرمائے، اللہ ہمارے پاکستانی مسلمانوں کا دین اور دنیا ہر شر سے محفوظ کرے، پاکستان کو اسلام اور مسلمانوں کا مضبوط قلعہ بنائے اور اللہ ہمیں دوست اور دشمن کی صحیح پہچان سے بھی نوازے۔ آمین

وآخردعوانا ان الحمد لله رب العالمين